

جسے نصیب ہو روزِ سیاہ میرا سا

وہ شخص دن نہ کہے رات کو تو کیونکر ہو؟

ہمیں پھر ان سے امید اور انھیں ہماری قدر

ہماری بات ہی پوچھیں نہ دو تو کیونکر ہو؟

غلط نہ تھا، ہمیں خط پر گماں تسلی کا

نہ مانے دیدہ ویدار جو تو کیونکر ہو؟

بتاؤ، اُس شرہ کو دیکھ کر کہ مجھ کو قرار

یہ نیش ہو رگِ جاں میں فرو تو کیونکر ہو؟

مجھے جنوں نہیں، غالب! ولے، بہ قولِ حضور

”فراقِ یار میں تسکین ہو تو کیونکر ہو“

ایک فکر اور ایک سوچ ہے

اسی کو ہم وصال سمجھ رہے

ہیں۔ سوچ یہ ہے کہ اگر وصال

نہ ہو تو کہاں جائیں اور رہو تو

اس کی صورت کیونکر بنے؟

ہم رات دن اسی سوچ

میں ڈوبے رہتے ہیں، گویا

اس سوچ سے آگے کوئی قدم

نہیں اٹھا۔ صاف مطلب یہ

ہے کہ وصال نہیں ہوا۔ بس

اس سوچ ہی میں ہم گمن ہیں۔

۳۔ شرح :

ہم محبوب کا ادب اور پاس

لمحظ کرتے ہیں۔ ادھر آنسوؤں

اور ارمائشوں نے دل پر اضطراب

طاری کر رکھا ہے۔ اس طرح ہم کشمکش کی بلا میں پھنسے ہوئے ہیں اور کچھ سمجھ

میں نہیں آتا کہ کیا کریں؟ دوسری طرف محبوب کی حالت یہ ہے کہ اس پر حیا طاری

ہے اور وہ گو گلوں میں مبتلا ہے۔ اس کو گلوں سے نجات کیونکر ہو سکتی ہے؟

۴۔ شرح : اے محبوب! ہم تمہیں سے پوچھتے ہیں کہ اگر متوں یعنی حسینوں

کی عادت ایسی ہو، جیسی تمہاری ہے تو جن لوگوں کا شیوہ صنم پرستی ہے، یعنی

وہ حسینوں پر جان دیتے ہیں اور انھیں پوجتے ہیں، ان کا گزارہ کیونکر ہو؟

مطلب یہ ہے کہ بیشک حسینوں کے لیے خفگی اور عتاب زیبا ہے، لیکن

اس حد تک کہ عاشق اسے برداشت کر سکیں اور اس طرح گزارہ ہوتا جائے۔ اگر